کذاب : گوھر شاہی کا دعویٰ امام مہدی

اٹھ اے پروانہ محمدؐ تیری غیرت کدھر گئی

تحریر : حافظ شریف اللہ شاہد فیروزوٹواں

مسلمانوں کی چودہ سو سالہ روایات اس بات کی شاہد ہیں کہ مسلمان عمل میں کمزور ہو سکتا ہے۔ عقیدت میں خلل پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے دل سے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں نکالی جا سکتی۔ جناب سرور گرامی علیہ السلام کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب کا مسئلہ ہو یا اسود عنسی کا، حسن صباح ہو یا کہ مرزا قادیانی۔ جس نے بھی ردائے عصمت محمدؐ پر ناپاک ہاتھ لگانے کی جسارت کی مسلمانوں کی غیرت ایمانی اور محبت محمدیؐ کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہہ گئی۔ ابھی ماضی قریب میں جب انگریزوں کے ایماء اور اعانت سے شیطان نگار سلمان رشدی نے یہ ناپاک کوشش کی تو مشرق و مغرب میں بسنے والا کوئی بھی مسلمان گھرانہ نہ تھا جو اس کے خلاف سراپا احتجاج نہ بنا ہو۔ ابھی حال ہی میں ریاض احمد گوہر شاہی نے بھی مختلف مدوجزر کے بعد مہدی موعود کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اس سے پہلے گوہر شاہی کبھی اپنے آپ کو امام، پیشواء، مصلح اور مجدد کا لبادہ اوڑھا کر جاہل اور معصوم مسلمانوں کے ایمان سے سنگین مذاق کرتا رہا اور اب جب اس نے دیکھا کہ میرے ماننے والے میری شخصیت سے اتنے مسحور ہو چکے ہیں کہ اگر اب ان کو کنویں میں گرنے کا حکم دوں تو پیچھے نہ ہٹیں گے تو اس نے امام مہدی ہونے کا اعلان کر دیا۔

حکمرانوں کو چاہیے کہ کذاب گوھر شاہی کو فی الفور الٹا لٹکائیں تاکہ اس ہوس میں پلنے والوں کو تنبیہ ہو جائے

غیر مسلم ہمیشہ سے یہ ہتھکنڈے استعمال کرتے آئے ہیں، مرزا قادیانی واضح طور پر انگریز ایجنٹ تھا اور سلمان رشدی کو بھی لندن میں پناہ ملی اور جب اس مہدی صاحب کی مہدیت کے اعلان باطل کا وقت آیا تو بھی قبلہ و کعبہ لندن کو ہی منتخب کیا۔

ہمارے سادہ لوح مسلمان بھی عجیب ہیں اگر یہ مہدی صاحب سچے ہیں تو انہیں حکومت سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے؟ مقدمات سے کیوں گھبراتے ہیں یہ تو پوری دنیا پر حکومت کرنے کے لئے آئے ہیں۔ لیکن یہ عجیب مہدی ہے کہ کہتا ہے کہ مجھ پر پاکستان میں توہین مذہب کا مقدمہ ہے اس لئے مہدی ہونے کا اعلان لندن سے جاری کیا گیا۔ کیا اب بھی مسلمان اس کے جھانسے میں آجائیں گے۔

امریکہ کے خلائی تحقیقاتی ادارے ناسا نے چاند میں گوھر شاہی کا عکس پیش کر کے اسلام دشمنی کا کھل کر اظہار کر دیا ہے

"امام مہدی" اس سے پہلے بھی عجیب و غریب شوشے چھوڑتا رہا ہے کبھی تو اس نے کہا کہ حجر اسود میں میری تصویر نظر آئی کبھی چاند میں اپنی شبیہ کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسی قسم کی متعدد لغو باتیں ہیں جو اس کی طرف منسوب ہیں، اس نے اپنی تشہیر کے لیے جو اسٹکرز اور پمفلٹ وغیرہ چھپوائے ہیں اس میں بھی اس نے اللہ کو اس انداز سے لکھا کہ اس کے آگے اپنا نام بھی لکھ

دیا اور اگر نام کاٹ دیا جائے تو پھر لفظ اللہ نامکمل رہ جاتا ہے اسی طریقہ سے مشرق و مغرب اور سورج ' چاند وغیرہ کی تصویروں میں اپنا عکس چھپوا کر تقسیم کیا۔ اس کے علاوہ اپنی کتابوں میں بھی اپنے گمراہ کن عقائد کی تشہیر کی۔ اور یہی وجہ تھی کہ جب ڈیرہ غازی خان میں ایک مرید پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا تو مقدمہ دائر ہونے کی صورت میں عدالت نے اس کو 17 سترہ سال قید بامشقت اور ایک لاکھ جرمانہ کی سزا سنائی تھی۔ اسی طرح پچھلے سال جب اس نے راولپنڈی میں فخر انسانیت کانفرنس کا انعقاد کیا تو حکومت نے اس وجہ سے پابندی لگا دی تھی کہ حساس ایجنسیوں نے اس خطرہ سے آگاہ کیا تھا کہ وہ امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔

قارئین یہ ہے اس گمراہ امام کے وہ گمراہ کن اقدامات جن کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو دین محمدؐ اور روح محمدؐ سے رشتہ منقطع کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ میں یہاں پر چند ایک فکر مندانہ باتیں رکھنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو میرا سوال علماء سے ہے کہ ایک عرصہ گزرنے کے باوجود بھی ریاض گوہر شاہی کے خلاف علماء کی طرف سے اتنا رد عمل سامنے نہیں آیا جتنا کہ آنا چاہیے تھا۔ کیا ہم میں دین کی وہ تڑپ اور ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ماند پڑ گئی ہے؟ کیا ہم میں غیرت صدیقی اور حمیت فاروقی معدوم ہو چکی؟ کیا ہم میں اب کوئی بھی مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور مولانا محمد حسین بٹالویؒ کی روایات کا علمبردار موجود نہیں؟ کیا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور پیر مہر علی شاہ کی طرح قادیانیوں کی سازشوں سے باخبر کرنے والا کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ گوہر شاہی کے عقائد کی اہلحدیث ' دیوبندی ' بریلوی اور شیعہ عقائد میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کے باوجود چند ایک مضمون اور دو چار تقریریں کرنے کے علاوہ علماء اپنی ذمہ داری میں کوتاہی کر رہے ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس کے گمراہ کن عقائد کے خلاف ملک بھر میں طوفان کھڑا کر دیا جاتا؟ اس کی زبان کو ابتداء سے ہی لگام دی جاتی اور مسلم قوم میں غازی علم دین شہیدؒ کا سا جذبہ اور ذات گرامی قدر جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی محبت پیدا کر دی جاتی۔

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ؎

اے بلد صبلد کملی والے سے جا کہیو پیغام میرا
امت بیچاری کے قبضہ سے دین بھی گیا دنیا بھی گئی

اور بقول اقبالؒ کے

واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

دوسرا سوال میرا حکومت پاکستان سے ہے کیا انہوں نے کلمہ طیبہ کا اقرار نہیں کیا؟ انہوں نے سرور کائناتؐ سے محبت اور جان نچھاور کرنے کا حلف نہیں اٹھایا؟ آخر وہ کیوں مصلحت کا شکار ہے۔ اس بد زبان کو لگام کیوں نہیں ڈالتی اگر اس کے مرید کو اس کا لٹریچر تقسیم کرنے پر 17 سترہ سال قید ہو سکتی ہے تو اس لٹریچر کے محرک کو کیوں قید نہیں ہو سکتی۔ حکمرانو! یاد رکھو اسلام نے مرتد کی سزا قتل رکھی ہے۔ گوہر شاہی نے امام مہدی ہونے کا اعلان کر کے گویا اپنے ایمان سے برات کا اظہار کر دیا ہے۔ اس لئے اس کی سزا قتل ہے اور اس کو فوراً یہ سزا دو تاکہ دوسرے مسلمان بھی گمراہی سے بچ سکیں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے اس لیے کہ آپ اس ملک کے مسئول ہیں۔

آخر میں میں اپنے عوام سے یہ اپیل کروں گا کہ واللہ ' تقلید ' پیر پرستی ' شخصیت پرستی اور تاویل کے پھندوں سے بچ جاؤ۔ کبھی کسی بات کی تحقیق بھی کر لیا کرو۔ تم نے ایک دوکاندار سے چند ٹکوں کی چیز خریدنی ہو تو تحقیق اور تسلی کرتے کرتے دوکانداروں کے پسینے چھڑا دیتے ہو لیکن افسوس کہ دین اور عقیدہ ہی اتنی بے قیمت اور کم وقت چیز ہے کہ جیسے مرض کوئی کہہ دے آنکھیں بند کر کے اس کی بات کو مان لیں اور یہ پوچھنے کی زحمت بھی نہ کریں کہ اس عقیدہ پہ اللہ اور رسولؐ کی مہر لگی بھی ہے یا کہ نہیں۔

اس لیے میں یہی کہوں گا کہ ؎

سوچ تو دل میں لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے؟
انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صبا تیرا
کعبہ پہلو میں ہے اور سودائی بت خانہ ہے
کس قدر شوریدہ سر ہے شوق بے پروا تیرا